رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

# الفضل

لاہور پاکستان

یوم شنبہ

فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

جلد ۱ | ۶ فتح ۱۳۲۶ ہش | ۲۲ محرم الحرام ۱۳۶۶ھ | ۶ دسمبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۶۸

## اخبار احمدیہ

لاہور ۵ ماہ فتح ۔ رسید تا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۲ ½ بجے دوپہر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت سر اور گلے میں درد اور بخار کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ باوجود علالت طبع کے حضور نے خطبہ جمعہ خود ارشاد فرمایا۔ اور مختلف اہم امور کی طرف جماعت کو توجہ دلائی۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

# شدید ترین جنگ کے بعد آزاد فوجوں نے اکھنور فتح کر لیا

## ہندوستانی فوج کو شدید جانی اور مالی نقصان اٹھانا پڑا

### نوشہرہ میں ہندوستانی فوجی دستہ محصور ہو چکا ہے

تارخیل ۵ دسمبر۔ آزاد کشمیر حکومت کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ اکھنور جو ریاست کشمیر کے سرمائی دارالحکومت جموں کا آخری دروازہ اور ریاست جموں کا نہائت اہم شہر ہے آج شدید ترین جنگ کے بعد فتح کر لیا گیا۔ اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ ابتدا میں ہندوستانی اور ڈوگرا فوج نہائت ثابت قدمی اور بہادری سے لڑتی رہی۔ جس کی وجہ سے اسے شدید جانی اور مالی نقصان اٹھانا پڑا۔ مجاہدین کی شدید ترین یلغار کی تاب نہ لا کر آخر اسے بھاگنا پڑا۔ اور بہت سا اسلحہ اور سامان وہیں رہ گیا۔ جاتے ہوئے انہوں نے شہر کے بہت سے حصہ کو نذر آتش کر دیا۔

ہمارے ہراول دستوں نے دریائے چناب کو عبور کر لیا ہے۔ اور بھاگتے ہوئے دشمن کا نہائت تیز رفتاری سے تعاقب کر رہے ہیں۔ نوشہرہ میں آخری ہندوستانی فوجی دستہ محصور ہو چکا ہے۔ اور اس کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ ہتھیار ڈال دے۔ یا آزاد فوجوں کا مقابلہ کرتے ہوئے وہیں ڈھیر ہو جائے۔ دوسرے محاذوں پر بھی دشمن خوفزدہ ہو کر بھاگنے کی راہ تلاش کر رہا ہے۔ مجاہدین کی فاتحانہ پیش قدمی اگر اسی طرح جاری رہی۔ تو وہ دن دور نہیں جب وادئ کشمیر اللہ اکبر کی صداؤں سے گونج اٹھے گی۔ ۔ا۔پ

## حکومت مشرقی پنجاب کا دارالحکومت

جالندھر ۵ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مشرقی پنجاب کی حکومت نے اپنا دارالحکومت روپڑ ضلع انبالہ میں بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ شہر انبالہ سے ۵۸ میل دور ہے۔ ا۔پ

— کراچی ۵ دسمبر۔ سندھ کی حکومت نے آج اعلان کیا کہ غیر مسلم ملازمین کو پبلک فنڈ سے کسی قسم کا قرض نہیں دیا جائے گا اور نہ پیشگی دی جائے گی۔ ا۔پ

## کشمیر اور ہندوستان کو جلد ملانے کی کوشش

جموں ۵ دسمبر۔ ہندوستان اور کشمیر کے انجینئروں کی ایک کانفرنس ہوئی۔ جس میں کشمیر اور ہندوستان کو ملانے والی سڑک کے متعلق غور و خوض ہوا۔ کہ کس طرح اسے جلد تر سرانجام دیا جا سکتا ہے۔

— کراچی ۵ دسمبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کراچی نے کراچی میں اسلحہ لے کر چلنے کی ممانعت کر دی ہے آج چھرا گھونپنے کی ایک واردات ہوگئی تھی جس کے نتیجہ میں ایک آدمی زخمی ہو گیا۔ ا۔پ

## افغانستان کو ہندوستان کے ساتھ ملانے کی سازش

### مہاراجہ پٹیالہ کا خاص نمائندہ کابل کو

لاہور ۵ دسمبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مہاراجہ پٹیالہ کا خاص ایلچی کرنل حمید حسین جنہیں مہاراجہ کا بہت اعتماد حاصل ہے۔ آج بذریعہ ہوائی جہاز کسی اہم مقصد کے لئے پٹیالہ سے کابل جا رہے تھے۔ کہ غیر متوقع طور پر پشاور اتر پڑے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اب آپ نے آگے جانے کا پروگرام ترک کر دیا ہے۔

کرنل حمید حسین کے پاس شاہ افغانستان کے لئے بہت سے قیمتی تحائف اور کچھ اسلحہ بھی ہے۔ جو مہاراجہ پٹیالہ نے ان کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ خیال ہے کہ کرنل حمید شاہ افغانستان کو انڈین یونین کی حمایت پر آمادہ کرنے کے لئے کابل جا رہے تھے۔ (ا۔پ)

## پاکستان کا مستقبل

### حضرت امام جماعت احمدیہ کا دوسرا لیکچر

لاہور ۵ دسمبر "پاکستان کا مستقبل" کے موضوع پر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ لاء کالج کے ہال میں اپنی دوسری تقریر فرمائیں گے۔ جو ۷ دسمبر کو ۶ ½ بجے شام ہوگی۔ جلسہ کی صدارت ملک فیروز خان نون فرمائیں گے۔ داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا۔ جو گیٹ پر بغیر کسی معاوضہ کے مل سکے گا۔ (ا۔پ)

— لنڈن ۴ دسمبر۔ آج انگلستان کی پارلیمنٹ کے دارالعوام میں ہربرٹ موریسن لیڈر آف ہاؤس نے اعلان کیا کہ مسئلہ فلسطین پر اگلے ہفتہ جمعرات اور جمعہ کو بحث ہوگی (رائٹر)

## عربوں کی تحریک کو دبانے کے لئے زبردست طاقت کا استعمال

### فوج اور پولیس کو ہر وقت تیار رہنے کا حکم

بیت المقدس ۵ دسمبر۔ آج رات عربوں نے بیت المقدس کی حدود میں ایک یہودی کو مار دیا۔ پولیس نے عرب قیدیوں پر گولی چلا دی۔ جو حیفہ میں جیل سے نکل بھاگنے کی کوشش کر رہے تھے۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ انگریزی فوجوں نے بیت المقدس کا محاصرہ کر لیا ہے۔ تاکہ عربوں کی تحریک کو دبایا جا سکے۔ تمام سپاہیوں کو جو چھٹی پر تھے واپس بلا لیا گیا ہے۔ نیز فوج اور پولیس کو ہر وقت تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ (رائٹر)

## آزاد فوج کے پاس ہم سے ہزار گنا زیادہ سامان ہے

### وزیر مالیات کا بیان

جموں ۵ دسمبر۔ لیفٹیننٹ کرنل بلدیو سنگھ پٹھانیا نے جو ریاست کے وزیر مالیات ہیں اور کوٹلی میں محصور ریاستی فوج کے کمانڈر ہیں ایک بیان میں ہندوستانی ہوابازوں کی تعریف کی۔ کہ ہم کبھی ان کا احسان نہیں بھول سکتے۔ کیونکہ انہوں نے ہمیں دشمن کے آہنی پنجہ سے چھڑایا ورنہ دشمن ہم سے سامان حرب میں ہزار گنا زیادہ تھا۔ اور قریب تھا۔ کہ ہمیں ختم کر دے۔ ا۔پ



پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر نمبر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

# ضرورت ہے کہ مسلمان اپنے اندر ایک زبردست انقلاب پیدا کریں ـ مسٹر ممتاز دولتانہ

## مختصر خبریں

—جموں ۴ دسمبر۔ پنڈت ہروے ناتھ کنزرو پریذیڈنٹ سرونٹس آف انڈیا۔ دہلی سے بذریعہ ہوائی جہاز یہاں پہنچے۔ اور اترتے ہی انہوں نے شیخ عبداللہ سے گفتگو کی۔ ا۔پ

—لائل پور ۵ دسمبر۔ ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ چوہدری عبدالرحمٰن میکال اور چوہدری تاج محمد آف سالٹ رینج ٹرانسپورٹ کمپنی چکوال ضلع جہلم نے ہر ماہ کم از کم ۵۰۰ روپیہ قائداعظم ریلیف فنڈ میں دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور پہلی قسط نومبر میں دی گئی ہے۔

—لائل پور ۵ دسمبر۔ ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ وزیراعظم مغربی پنجاب ۹ دسمبر کو قصبہ پتوکی ضلع لاہور میں دو بجے دوپہر ایک عام جلسہ میں تقریر کریں گے۔

—حیدر آباد ۴ دسمبر۔ حیدر آباد کی عارضی حکومت کے وزیراعظم نے آج ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے حضور نظام پر قاتلانہ حملہ کی سخت مذمت کی آپ نے کہا کہ ہم قادر مطلق کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ اس نے ہمارے محبوب بادشاہ کو بچا لیا۔ ا۔پ

—کوہاٹ ۶ دسمبر۔ ڈسٹرکٹ پولیس نے آج پانچ کانگرسی کارکن گرفتار کر لئے۔ جو حکومت کے غدار تھے۔ اور بے گناہ لوگوں کو لوٹ مار اور قتل و غارت کی ترغیب دلا رہے تھے۔ ا۔پی

—لکھنؤ ۴ دسمبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ مولانا ابوالکلام آزاد مسلمانان ہند کی ایک کانفرنس ۲۷ اور ۲۸ دسمبر کو لکھنؤ میں منعقد کر رہے ہیں۔ کانفرنس کی مجلس استقبالیہ نے بہت سی جماعتوں سے نمائندے بھیجنے کی اپیل کی ہے۔ ا۔پ

## سندھ میں ہوابازی کی ٹریننگ

کراچی ۵ دسمبر۔ سندھ ایر کلب نے جس کا اجرا پچھلے ماہ ہوا تھا بارہ ہوائی جہاز حاصل کر لئے ہیں۔ جس سے نوجوانوں کو ہوابازی کی ٹریننگ دی جاسکے گی۔ حکومت سندھ نے ہوابازی کی اعلیٰ ٹریننگ کے لئے کچھ وظائف مقرر کئے ہیں۔ جو یہاں سے فارغ ہونے کے بعد اعلیٰ ٹریننگ کے لئے دیئے جائیں گے۔ ا۔پ

## ہندوستان یونین اور آزاد کشمیر گورنمنٹ میں سمجھوتہ کرانے کی کوشش

### مشکلات کافی ہیں تاہم حالات امید افزا ہیں

### "سٹیٹسمین" کے نامہ نگار کے تاثرات

لاہور ۵ دسمبر۔ اخبار سٹیٹسمین کا نامہ نگار خصوصی رقمطراز ہے۔ کہ وزیراعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خان کی مغربی پنجاب اور سرحد کے وزیراعظم سے ملاقات اصل میں دہلی کانفرنس کا نتیجہ ہے۔ جس میں مسٹر لیاقت علی خان نے پنڈت نہرو سے گفتگو کی اور آثار سے پتہ لگتا ہے۔ کہ حالات امید افزا ہیں۔ وزیراعظم پاکستان نے دونوں صوبوں کے وزراء اعلیٰ سے آفریدیوں کو اپنی سرحد سے کشمیر جانے سے روکنے کو کہا ہے۔ وہاں پر آزاد کشمیر حکومت کے لیڈر بھی ان تینوں وزیروں سے ملے۔ اور ان کو اس فیصلہ سے مطلع کیا۔ کہ پاکستان قبائلی لوگوں کو اپنی سرحدوں سے کشمیر میں داخل ہونے نہیں دے گا۔ آزاد کشمیر حکومت کے سرداروں نے ان وزرا کو کشمیر کی پوری حالت سے آگاہ کیا۔ اور ان مظالم کی شکایت کی۔ جو ریاستی فوج اور ہتھیار بند پناہ گزینوں نے جموں کے مسلمانوں پر ڈھائے۔ انہوں نے دہلی کانفرنس کی روئداد سے مطلع ہونے پر لڑائی کو ہر صورت میں اس وقت تک جاری رکھنے کے مصمم ارادہ کا اظہار کیا۔ جب تک کہ کشمیر میں ایک ذمہ وار حکومت قائم نہ ہو جائے

وہ استصواب رائے کے حق میں نہیں ہیں۔ کیونکہ ان کے خیال میں پاکستان ہندوستان میں ریاست کے شامل ہو جانے پر معاملہ ختم نہیں ہو جاتا۔ بلکہ اصل میں تو ذمہ وار حکومت کا قیام مشکلات کا حل ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ تینوں وزراء نے آزاد کشمیری سرداروں پر زور دیا ہے۔ کہ وہ لڑائی کو چھوڑ کر استصواب رائے منظور کر لیں۔

بخشی غلام محمد نے جو جموں کے انتظام حکومت کا انچارج ہے دہلی میں کشمیر کے متعلق ایک بیان دیا تھا۔ جس میں اس امر کا اعلان کیا کہ طاقت کے ذریعہ معاملات کو سلجھایا جائے گا۔ اور استصواب رائے کا خیال اب ترک کر دیا گیا ہے۔ اس بیان نے سیاسی حلقوں میں بہت الجھن پیدا کر دی ہے۔ کیونکہ ایک ذمہ وار شخص کی طرف سے ایسا اعلان لاہور میں ہونے والی کانفرنس کی کامیابی کو مشکوک بنا دیتا ہے۔ اور اس سے پاکستان کی مشکلات بڑھ جاتی ہیں۔ جو ہندوستان اور آزاد کشمیر حکومت میں سمجھوتہ کرانے کے لئے آگے آیا ہے۔ بہرحال دونوں ڈومینین کشمیر میں کشت و خون کو ختم کرنا چاہتی ہیں۔ اس لئے ممکن ہے کہ کوئی سمجھوتہ ہو جائے (سٹیٹسمین)

## پاکستان میں بزدل اور کمزور لوگوں کا گزارہ نہیں

### مسٹر ممتاز دولتانہ کی تقریر

لاہور ۵ دسمبر۔ حکومت مغربی پنجاب کے وزیر مال مسٹر ممتاز دولتانہ نے کل نارووال تحصیل کے ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اب وقت آگیا ہے جبکہ مسلمانوں میں ہر لحاظ سے ایک انقلابی رجحان کی ضرورت ہے۔ کیونکہ پاکستان میں بزدل اور کمزور لوگوں کا گزارہ نہیں آپ نے مشرقی پنجاب کے مسلمانوں کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان لوگوں نے مدتوں قیام پاکستان کے لئے جدوجہد کی۔ لیکن بدقسمتی سے ۱۵ اگست کے بعد وہی ہندو اور سکھوں کے مظالم کا شکار ہو گئے۔ ان کی کوششیں اور مصائب اسلامی دنیا کے لئے ہمیشہ کے لئے یادگار رہیں گے۔

آپ نے آخر میں حکومت مغربی پنجاب کے اس اقدام کی طرف توجہ دلائی۔ جو عام بدعنوانیوں کو دور کرنے کے لئے اٹھایا گیا ہے۔ آپ نے حکومت کے فیصلہ کے مطابق ہر جگہ سرکاری ریسٹ ہاؤس میں قیام کیا۔ اور صرف کارکنان مسلم لیگ کی پیش کردہ خاطر تواضع کو ملحوظ خاطر رکھا۔ ا۔پ

## کپڑے کا کنٹرول ہٹایا نہیں جائیگا

دہلی ۵ دسمبر۔ ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی نے سنٹرل اسمبلی کے اجلاس میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ حکومت کی کوشش یہی ہے کہ وہ اشیاء پر سے جلد سے جلد کنٹرول کو ہٹا لے۔ مگر ابھی حکومت کو بعض دقتیں درپیش ہیں۔ جن کی وجہ سے کپڑے اور دھاگے پر سے کنٹرول اٹھایا نہیں جا سکتا۔ ا۔پ

## سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ

لاہور ۵ دسمبر۔ راجہ غضنفر علی خان نے آج سرکاری ملازمین کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کو آپ لوگوں کی ضروریات کا پورا پورا احساس ہے۔ اور ہماری کوشش یہ ہے کہ جب بھی مالی مشکلات دور ہوں۔ آپ لوگوں کی تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے۔ ا۔پ

## تمام اسلامی ممالک کی کانفرنس بلائی جائے

لاہور ۵ دسمبر۔ سرحد کے وزیراعظم خان عبدالقیوم خان نے آج ایک گفتگو کے دوران میں یہ مشورہ دیا۔ کہ فوری طور پر تمام اسلامی ممالک کی ایک مجلس بلائی جانی چاہیئے۔ جو کشمیر اور فلسطین کے معاملات پر غور و خوض کر کے اہم قدم اٹھائے۔ آپ آج پشاور روانہ ہو گئے۔ ا۔پ

## پاکستان کی سرحد پر حملہ

سیالکوٹ ۵ دسمبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ دو دسمبر کو جموں کے غیر مسلموں کا ایک گروہ فوجی دستہ کے ہمراہ سیالکوٹ کے ایک گاؤں نند پور پر حملہ آور ہوا۔ لیکن پاکستان کی پولیس نے اسے بہت جلد پیچھے ہٹا دیا۔ نقصان کی کوئی اطلاع نہیں۔ ا۔پ

## مظالم کشمیر کے متعلق ایک کتاب کی تیاری

لاہور ۵ دسمبر۔ کشمیر مسلم کانفرنس کے دفتر آف پبلسٹی بیورو نے کشمیر کے متعلق ایک کتاب شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس میں تفصیل کے ساتھ ان تمام مظالم کا ذکر کیا جائے گا۔ جو ریاست کشمیر یا افواج ہند نے مظلوم کشمیریوں پر ڈھائے ہیں۔ اس سلسلے میں سیکرٹری مسٹر یوسف نے درخواست کی ہے۔ کہ جن کسی کے پاس ایسی معلومات تحریریں یا تصویریں ہوں وہ یہ چیزیں میڈیکل ہوسٹل لاہور کے پتہ پر ارسال کر دیں۔ ا۔پ

روزنامہ الفضل لاہور ــــ ۶ر دسمبر ۱۹۴۷ء

# جبری اغوا کردہ مسلمان عورتیں

آجکل مسلمان اخبارات میں اُن عورتوں کے متعلق بحث کی جا رہی ہے۔ جنہیں مشرقی پنجاب میں سکھوں اور ہندوؤں نے جبراً اغوا کر لیا۔ اور جو کچھ مدّت وہاں رہنے کے بعد موقعہ پا کر خود بھاگ کر اِدھر آگئیں ہیں۔ یا جنہیں حکومت کی کوششوں سے آزاد کرا کے اِدھر لایا گیا ہے یہ بات عام طور پر شہرت پا رہی ہے۔ کہ ایسی عورتوں کے خاوند یا رشتہ دار انہیں اپنے گھر رکھنے سے بیزاری کا اظہار کر رہے ہیں۔ مسلمان اخبارات خصوصاً "نوائے وقت" اور "احسان" اِس بات پر زور دے رہے ہیں۔ کہ ان عورتوں کا کوئی قصور نہیں۔ اور اُن کے رشتہ داروں کو اُنہیں عزّت سے اپنے گھر میں بسانا چاہیئے ــ بدقسمتی سے اِس سلسلہ میں "نوائے وقت" سے غلطی ہو گئی۔ اور یہ اہم مسئلہ دوسری اُلجھنوں میں پڑ گیا۔ مگر شکر ہے۔ کہ "نوائے وقت" نے اپنی غلطی کا اعتراف کر لیا۔ اور بات آئی گئی ہو گئی۔ اور ایسا ہی چاہیئے تھا۔ غلطی ہر ایک سے ہو جاتی ہے۔ اور عقل کا تقاضا ہے کہ غلطی کا اعتراف کر کے بات کو ختم کر دیا جائے۔ اور دوسری طرف دانشمندی کا یہ تقاضا ہے۔ کہ جب ایک غلطی کرنے والا غلطی کو تسلیم کر لیتا ہے۔ تو اُس بات کو ختم شدہ سمجھا جائے مسلمان اخبارون نے اس موقع پر یہی دانشمندانہ روّیہ اختیار کیا ہے۔ اور یہ خوشی کی بات ہے۔

بہر حال اغوا شدہ عورتوں کا مسئلہ اس وقت ایک قومی سوال بن گیا ہے۔ کیونکہ اغوا شدہ عورتیں دو چار نہیں ہیں۔ بلکہ ہمارے علم کے مطابق دس ہزار سے بیس ہزار تک عورت ہے۔ جسے اغوا کر لیا گیا ہے۔ خصوصاً جو پیدل قافلے چلے ہیں۔ اُن میں سے بہت زیادہ عورتیں اغوا کی گئیں ہیں۔ اور بوجہ اس کے کہ ایک ایک قافلہ مہینہ مہینہ بھر سڑک پر رہتا تھا۔ اور بعض دفعہ چار چار یا پانچ پانچ میل یا اس سے بھی زیادہ لمبا ہوتا تھا۔ اور سڑک کے دونوں طرف بیسیوں میل تک سکھ جتھے اِن قافلوں پر حملہ کرتے چلے جاتے تھے۔ اور ہندو ملٹری جو اِن قافلوں کی نگرانی پر مقرر ہوتی تھی۔ وُہ خود بھی عیاشی اور بدکاری میں حصّہ لیتی چلی جاتی تھی۔ اِس لئے یہ واقعات اِس حد تک پہنچ گئے تھے۔ کہ اُن کا صحیح اندازہ لگانا انسانی طاقت سے باہر ہے۔ سینکڑوں عورتیں اس جبری فحش کی وجہ سے جو ظلم کا رنگ بھی اپنے ساتھ رکھتا تھا۔ رستے میں ہی مر گئی ہیں۔ ہمارے پاس ایک عورت کی تحریری گواہی موجود ہے۔ جو بیان کرتی ہے۔ کہ قادیان سے سیالکوٹ آنے والا قافلہ جب بٹالہ پہنچا۔ تو ہندو ملٹری بعض گاؤں کی عورتوں کو اُٹھا کر لے گئی اور ساری رات اُن پر فحش کی قسم کے مظالم توڑنے کے بعد اُن عورتوں کو کیمپ میں چھوڑ گئی۔ اُس عورت کا بیان ہے کہ ایک عورت جسے میں جانتی نہیں۔ اور جو کسی گاؤں کی رہنے والی تھی۔ اُسے میرے پاس لا کر ڈال دیا گیا۔ اور اُسوقت اُس کی حالت اتنی نازک تھی۔ کہ معلوم ہوتا تھا۔ کہ چند منٹ میں یہ مر جائے گی۔ میں نے اُس کا حال پوچھا۔ تو اُس نے بتایا کہ ان ظالم ہندو فوجیوں نے کیمپ سے لے جا کر مجھ سے زبردستی بدکاری کرنی شروع کی۔ میں بہت چیخی چلائی۔ اور منتیں کیں مگر اُنہوں نے میری کچھ نہ سُنی۔ کچھ دیر کے بعد میں چیخنے چلانے اور لڑنے کی وجہ سے چور ہو کر بے ہوش ہو گئی۔ جب بھی مجھے ہوش آتی تھی۔ میں دیکھتی تھی۔ کہ وُہ ظالم برابر اپنے فعل میں مشغول ہیں۔ اِسی طرح چیختے چلاتے۔ بے ہوش ہوتے پھر ہوش میں آتے صبح ہو گئی۔ اور میں نہیں جانتی کہ کتنے لوگوں نے آج کی رات مجھ سے بدکاری کی ہے۔ یہ کہتے کہتے اُس کی حالت غیر ہو گئی۔ اور ایک دو منٹ میں اُس کی جان نکل گئی۔ یہ ایک دو واقعات نہیں۔ ایسے سینکڑوں واقعات ہیں۔ کیا کوئی مسلمان مولوی یا غیر مولوی کہہ سکتا ہے۔ کہ خُدا تعالےٰ اِس طرح مرنے والوں کو اِس بات کی سزا دے گا۔ کہ انہوں نے کیوں ظالم جابروں سے بدکاری کروائی۔ اگر نہیں۔ تو کوئی مولوی یا مسلمان یہ فتویٰ بھی نہیں دے سکتا۔ کہ جو عورتیں اس قسم کے افعال کے بعد زندہ بچ گئیں وُہ گنہگار ہیں۔ اور خاندان کے بائیکاٹ کے قابل ہیں۔ ہمارے نزدیک ماں باپ یا رشتہ دار اس جرم کے مرتکب نہیں ہیں۔ بلکہ اِس جرم کی مرتکب وُہ بہیمانہ ذہنیت ہے۔ جو ہمارے مُلک میں عام طور پر پائی جاتی ہے اور جس کی وجہ سے اپنے ہمسایہ کے ہر اچھے یا بُرے فعل کو بُرا رنگ دے کر اُسے بدنام کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہی کھیل آج بھی کھیلا جا رہا ہے۔ کونسا باپ اور کونسی ماں اپنی اُس بچی کو واپس لینے کے لئے تیار نہ ہونگے جس نے ظالموں کے ظُلم نے کچھ عرصہ کے لئے جُدا کر دیا۔ اور جس سے درندوں سے بھی زیادہ وحشیانہ سلوک انہوں نے کیا۔ ہمیشہ تھوڑے ظلم پر تھوڑی ہمدردی اور زیادہ ظلم پر زیادہ ہمدردی پیدا ہوتی ہے۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ اتنے بڑے ظُلم کے بعد ماں باپ کے دِل میں اپنی بچی کے متعلق بے انتہا ہمدردی کا جذبہ پیدا نہ ہو۔ ایک خاوند بھی خَلقاً اور خُلقاً اپنی بیوی سے مُحبّت کرنے پر مجبور ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ ایک خاوند یا بیوی آپس میں محبّت کا رشتہ قائم نہ کر سکے ہوں یا نہ کر سکتے ہوں۔ لیکن اگر یہ استثنائی صورت پیدا نہیں ہوئی اور ایک خاوند فی الحقیقت اپنی بیوی سے مُحبّت کرتا ہے۔ تو یہ کس طرح ممکن ہے۔ کہ اِن ظُلموں اور تعدّیوں کے بعد بجائے اس کے کہ اُس کے دِل میں بیوی کی ہمدردی کا جوش پیدا ہو۔ اُس کا دل اُس سے نفرت کرنے لگ جائے۔ کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ ایک طبعی جذبہ ہے۔ مسلمانوں میں بیواؤں اور مطلّقہ عورتوں کی شادیاں ہوتی ہی رہتی ہیں۔ کیا ہزاروں ہزار مرد اس قسم کی شادیاں کرتے ہیں کہ نہیں۔ کیا پھر وُہ اِن عورتوں سے مُحبّت کرتے ہیں کہ نہیں۔ کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس کی وجہ تو یہ ہے۔ کہ وُہ عورت خُدا تعالےٰ کے ایک قانون کے ماتحت دوسرے مرد کے پاس رہی ہے۔ اسلئے اُس پر کوئی اعتراض نہیں۔ یا دوسرے لفظوں میں چونکہ اس کے فعل پر خُدا تعالیٰ نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ اس لئے اس عورت کے دوسرے خاوند کو بھی اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوتا۔ اگر یہ دلیل درست ہے۔ تو پھر اِن عورتوں پر اعتراض کرنا بھی جائز نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ کوئی عقلمند انسان نہیں کہہ سکتا۔ کہ اِن جبری طور پر اغوا شدہ عورتوں پر خُدا تعالےٰ کے دربار میں کوئی اعتراض کیا جائے گا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ صاف طور پر فرماتا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر قتل کرے۔ تو اس کو سزا دی جائے گی۔ لیکن بیکسی شخص سے نادانستہ قتل ہو جائے۔ تو اُس کے لئے شریعت نے خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی سزا مقرر نہیں کی۔ نادانستہ قتل کی صورت میں صرف دیت رکھی ہے۔ تا کہ وُہ خاندان جس کا کمانے والا فرد مارا گیا ہے۔ بھوکا نہ مرے مگر خُدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی سزا نہیں بلکہ اس مرحلہ سے بھی استنباط کرنے کی ضرورت نہیں۔ عورتوں کے جبری اغوا کی ایک شکل خود قرآن کریم نے پیش کر کے فیصلہ فرما دیا ہے سورہ نُور میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَإِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔

یعنی اپنی لونڈیوں کو اگر وُہ مرد عورت کے تعلق سے بچنا چاہیں۔ اس لئے بدکاری پر مجبور نہ کرو۔ کہ تم دنیوی زندگی کا سامان حاصل کرو۔ اور جو کوئی اِن عورتوں کو مجبور کرے گا۔ تو اللہ تعالےٰ اُن کے مجبور کئے جانے کی صورت میں یقیناً ان کے ساتھ بڑی بخشش اور بڑی رحمت کا معاملہ کرے گا۔ یہ کتنی واضح اور فیصلہ کن آیت ہے۔ یہ عورتیں جنکو ظالم دُشمن جبراً پکڑ کر لے گئے۔ اور جن میں سے بعض ہفتوں دُشمنوں کے قبضہ میں رہنے کے باوجود کسی نہ کسی حیلے سے اپنی عصمت بچاتی رہیں۔ یا جنکی کوششیں بیکار گئیں۔ اور جنکے حیلے بیسود رہے اور کئی کئی مردوں نے ملکر اُن کو بے دست و پا کر کے اُن کی آبرو ریزی کی۔ وُہ لڑیں بھی اور جھگڑیں بھی اور اُنہوں نے کُشتیاں بھی کیں۔ مگر بے پناہ قوت کے سامنے اُن کے کمزور جسم ڈھیلے پڑ گئے اور اور اُن کی قوت مدافعت زائل ہو گئی۔ کیا اِن عورتوں کی حالت اُس سے بھی زیادہ قابلِ عفو نہیں ہے جس کا ذکر مذکورہ بالا آیت میں کیا گیا ہے قرآن کریم ہمارے لئے مکمل ہدایت نامہ ہے۔ ہر مسئلہ نص صریح کے طور پر۔ یا اشارہ واضح کے طور پر یا مماثلہ تامہ کے ذریعہ سے اُسمیں بیان کر دیا گیا ہے اگر ہم قرآن کریم کو مانتے ہیں تو ہمارا رستہ صاف اور واضح ہے۔ اور اگر ہم قرآنی تعلیم کو خود چھوڑتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو ایک ایسے گورکھ دھندے میں ڈال دیتے ہیں۔ جس کا جواز قرآن کریم سے ثابت نہیں۔ تو اس کے وبال کے ذمہ دار ہم ہیں خُدا اور اُس کا رسول نہیں۔ خُدا تعالےٰ نے تو فرمایا ہے کہ رشتہ داری اور ہمسائگت کا خیال رکھو۔ مگر ہم نے رشتہ داری اور ہمسائگت کو طعن و تشنیع کا ذریعہ بنایا۔ ہم اپنے رشتہ دار اور ہمسایہ کی خُوبی کو عیب ثابت کرنے اور پھر اس عیب کو دُنیا میں مشہور کرنے میں یدطولیٰ رکھتے ہیں اور یہی نقص قوم کو بہت سے جائز حقوق اور جائز آزادیوں سے محروم رکھ رہا ہے۔ ایک خاوند جانتا ہے۔ کہ اس کی بیوی مظلوم ہے۔ وُہ جانتا ہے۔ کہ اسکی بیوی ہمدردی کی مستحق ہے۔ مگر باوجود اسکے اسے ڈر ہے کہ کل کو اسکی بھاوج یا اسکی بہن یا اس کی ماں یا اس کی چچی یا اس کا کوئی اور رشتہ دار اُسے یہ طعنہ نہ دے بیٹھے کہ تیری بیوی کی عزّت پر کوئی غیر مرد ڈاکہ ڈال چکا ہے۔ یا باوجود اس کے کہ اس کی بیوی یا بہن عزّت بچا کر لے آئی ہے رشتہ داروں کی کسی مجلس میں یونہ کہہ دیا جائے کہ ہمیں حقیقت حال معلوم ہے

عزت بچانے کا طریقہ سب پردہ پوشی کے لئے بنایا گیا ہے۔ وہ اپنی بیوی کو عزت میں گھر میں لا کر بسا نہیں سکتا جہاں ہمیں واضح طور پر اپنی قوم پر یہ بات آشکار کر دینی چاہیئے۔ کہ ایسی عورتوں کا ہرگز کوئی قصور نہیں۔ وہ مظلوم ہیں۔ اور ہمدردی کی مستحق نہ کہ ظالم اور تعزیر کی سزاوار۔ وہاں ہمیں اپنے قومی کیریکٹر کا یہ نقص بھی دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ رشتہ داریاں۔ قرابتیں اور ہمسائیگیں خدا اور رسول کے واضح حکم کے مطابق ایک دوسرے کی ہمدردی۔ ایک دوسرے کی عزت کی حفاظت کا موجب ہونی چاہئیں۔ اور رشتہ دار اور ہمسایہ ہونے کے یہ معنی نہیں ہونے چاہئیں۔ کہ ہم اس کے عیب کی تلاش کریں۔ اور دنیا بھر میں اس کی تشہیر کرتے پھریں۔ جب تک ساس بہو۔ نند اور بھاوج کی لڑائی کی روح کو نہ کچلا جائے گا۔ یہ خرابی ہمارے ملک سے کبھی دور نہ ہوگی۔ ایک خاوند باوجود اپنی بیوی سے ہمدردی اور محبت رکھنے کے ایک ماں اور باپ باوجود اپنی بیٹی کی مظلومیت کی داستان سن کر خون کے آنسو بہانے کے اس وجہ سے اپنی بیوی یا بیٹی کو گھر میں لانے سے انکار نہیں کرتے۔ کہ زمیندار۔ احسان۔ آغاز یا الفضل میں کوئی مضمون ان کے خلاف لکھا جائے گا۔ نہ وہ اس وجہ سے ان عورتوں کو اپنے گھر میں لانے پر دلیری کر سکتے ہیں۔ کہ ان اخباروں میں کوئی مضمون ان کی تائید میں نکل چکا ہے۔ بلکہ وہ تو تبھی اس کام پر دلیری کریں گے جب قومی اخلاق کی اصلاح ہو جائے۔ جب ساس بہو کے خلاف۔ بہو ساس کے خلاف۔ نند بھاوج کے خلاف بھاوج نند کے خلاف اور دوسرے رشتہ دار اور ہمسایے دوسرے رشتہ داروں اور ہمسایوں کے خلاف طعنے اور طنز بیا کرنے میں لذت محسوس کرنا نہ چھوڑ دیں۔ ہمت کرنے والے ہمت کر لیتے ہیں۔ اور کر سکتے ہیں۔ مگر سب لوگوں میں ہمت نہیں ہوتی۔ ہمیں ایک طرف اس امر کی تائید میں پروپیگنڈا جاری رکھنا چاہیئے۔ اور دوسری طرف ہر شہر گاؤں اور قصبہ میں مذکورہ بالا قومی خلق کے نقص کو دور کرنے کی جد و جہد شروع کر دینی چاہیئے۔

مگر ایک اور سوال بھی ہے۔ جس کو ہم نظر انداز نہیں کر سکتے۔ ہم جانتے ہیں کہ سب عورتیں جن کا جبری اغوا کیا گیا ہے۔ مجبور تھیں۔ مگر ہم یہ بھی محسوس کرتے ہیں کہ ایسی احتیاط کی جا سکتی تھی۔ کہ ان میں سے بہت سی عورتیں اغوا پر مجبور نہ ہوتیں۔ اگر مسلمان اپنی عورتوں کو سپاہ گری کا فن سکھاتے۔ تو یقیناً ان اغوا کردہ عورتوں میں سے بہت سی لڑتی ہوئی ماری جاتیں۔ ہمیں معلوم ہے۔ اور اس راز کے ظاہر کر دینے میں اب کوئی ہرج نہیں۔ کہ قادیان میں کمیونل ایوارڈ سے پہلے سینکڑوں عورتوں کو تیر اندازی اور بندوق چلانے کا کام سکھلایا گیا تھا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ احمدیہ جماعت کی امن [illegible] کی تعلیم کی وجہ سے ایسا کوئی موقع پیش نہیں آیا کہ وہ خود حملہ کرتی وہ دفاع ہی کرتی رہی باوجود اس کے کہ قادیان پر متواتر حملے ہوئے۔ اور باوجود اس کے کہ قادیان کی بعض مستورات اُن قافلوں میں بھی شامل تھیں۔ جن پر سکھ جتھوں نے بےپرواہانہ حملے کئے پھر بھی ان عورتوں میں سے ایک بھی پکڑی نہیں گئی۔ ہاں ماری ضرور گئی ہیں۔ اس کی کئی مثالیں ملتی ہیں کہ قادیان کے بعض گھروں میں جب سکھ ڈاکو یا سکھ پولیس داخل ہوئی۔ تو اکیلی عورت جو ہتھیار بھی اُسے میسر آیا اسے لیکر کھڑی ہو گئی۔ اور اس کے مقابلہ کی روح اور جوش کو دیکھ کر حملہ آوروں کو بھاگنا ہی پڑا۔ پس اگر مسلمان عورتوں کو ایسے وقت پر دشمن کا مقابلہ کرنے کا ہنر سکھایا جائے۔ تو وہ یقیناً اپنے آپ کو بھی بچا سکیں گی۔ اور اپنے عزیزوں کو بھی بچا سکیں گی۔

مشہور فرانسیسی سیاح ڈاکٹر برنیئر اپنے سفر نامہ میں ایک مغل عورت کا عجیب واقعہ لکھتا ہے۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ جہانگیر کی کچھ فوج ایک ترکستانی علاقہ کو اس کی بغاوت کی سزا دینے کے لئے بھیجی گئی۔ ایک درجن کے قریب سپاہی ایک چھوٹے سے گاؤں میں گئے۔ اور ایک بڑھیا کا مکان لوٹنا شروع کیا۔ اس بڑھیا نے کہا۔ بچو تم غیر ملک کے آدمی ہو۔ مجھے تم پر رحم آتا ہے۔ جلدی سے بھاگ جاؤ۔ ورنہ میری بیٹی آ کر تمہیں سزا دے گی۔ سپاہیوں نے اس کے مذاق اُڑانے شروع کئے۔ اور بھی بے دردی سے مال لوٹنا شروع کیا۔ اور آخر چلتے ہوئے مذاق مذاق میں اُس عورت کو بھی گھوڑے کے ساتھ باندھ لیا۔ اور واپس چھاؤنی کی طرف چل پڑے۔ ایک دو میل شہر سے نکلے تھے۔ کہ دور سے ایک سوار کے گھوڑے کی گرد اُڑتی ہوئی نظر آئی۔ بڑھیا نے اُن سپاہیوں سے کہا۔ کہ بیٹو! اب بھی مجھے چھوڑ دو۔ مجھے تمہاری بے وطنی پر رحم آتا ہے۔ یہ میری بیٹی ہے۔ جو مجھے چھڑانے آئی ہے۔ سپاہیوں نے کہا۔ کہ بڑھیا ٹھہر جا ہم تیری بیٹی کو بھی قید کر کے تیرے ساتھ ملائے دیتے ہیں۔" افسر نے دو سپاہیوں کو حکم دیا۔ اور وہ بڑھیا کی لڑکی کو قید کرنے کے لئے پیچھے لپٹے۔ اتنے میں گرد پھٹی اور بیچ میں سے ایک سوار ظاہر ہوا۔ وہ سوار سترہ اٹھارہ سال کی ایک دوشیزہ تھی۔ سر کے بالوں کی لٹیں سینہ پر دائیں اور بائیں پڑی ہوئی تھیں۔ آنکھوں میں سے آگ کے شعلے نکل رہے تھے۔ وہ گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر بیٹھی ہوئی تھی۔ ہاتھ میں کمان تھی۔ ایک تیر اس میں پیوست تھا۔ دو تیر اس ہاتھ میں تھے جس سے کمان کی لکڑی پکڑی ہوئی تھی۔ اور ایک تیر منہ میں تھا۔ جونہی سپاہی اُس کی طرف بڑھے۔ ایک تیر سپاہی کی چھاتی میں دل کی جگہ پر پیوست ہو گیا۔ اس کے زمین پر گرنے سے پہلے دوسرا سپاہی بھی اس تیر کا نشانہ بن کے جو لڑکی کے منہ میں تھا۔ زمین پر آ رہا۔ بجلی کی سی تیزی کے ساتھ ہاتھوں میں پکڑے ہوئے دو تیروں میں سے ایک کمان میں رکھ دیا گیا۔ اور ایک منہ میں پکڑ لیا گیا۔ اور بغیر کسی وقفہ کے دو اور سپاہی جو اپنے پہلے ساتھیوں کی مدد کے لئے لپٹے تھے۔ گر کر ڈھیر ہو گئے۔ ترکش میں سے مزید تیر بغیر تاخیر کے ہاتھوں میں پہنچ گئے۔ مگر سپاہی سمجھ چکے تھے۔ کہ اس عورت کا مقابلہ ہمارے بس کی بات نہیں۔ انہوں نے بڑھیا اور مال کو وہیں چھوڑا۔ اور آپ اپنی جان بچا کر بھاگے۔ یہ ایک فرانسیسی سیاح کی شہادت ہے۔ جو کہ مسلمان عورت کی بہادری کے حق میں ہے۔ وہ کام جو سولہویں صدی کے شروع میں مسلمان عورت کر سکتی ہے۔ وہ آج بھی اس سے لیا جا سکتا ہے۔ مگر شاید ہماری یہ آواز صدا بصحرا ثابت ہوگی کیونکہ جو قوم اپنے مردوں کو ابھی تک مسلح نہیں کر دا سکی۔ وہ عورتوں کو کب مسلح کر دا سکتی ہے۔ ہماری غلامی کی زنجیریں ابھی نہیں کٹیں۔ ورنہ یہ کس طرح ہو سکتا تھا۔ کہ وہ حقوق جن پر آئندہ مسلمان عورت کی عزت اور ناموس کو بچانے کا انحصار ہے۔ انہیں بھی اس وقت حاصل نہ کیا جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر رحم کرے۔

## ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ـــــ ابتدائے قدیم سے برگزیدہ لوگوں کے ساتھ سنت اللہ ہے۔ کہ وہ ورطۂ عظیمہ میں ڈالے جاتے ہیں۔ لیکن غرق کرنے کے لئے نہیں۔ بلکہ اس لئے کہ تا ان موتیوں کے وارث ہوں۔ جو دریائے وحدت کے نیچے ہیں۔ اور وہ آگ میں ڈالے جاتے ہیں لیکن اس لئے نہیں کہ آگ میں جلائے جائیں۔ بلکہ اس لئے کہ تا خدا تعالیٰ کی قدرتیں ظاہر ہوں۔ اور ان سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے۔ اور لعنت کی جاتی ہے۔ اور وہ ہر طرح سے ستائے جاتے ہیں۔ اور دکھ دیئے جاتے ہیں۔ اور طرح طرح کی بولیاں اُن کی نسبت بولی جاتی ہیں۔ اور بدظنیاں بڑھ جاتی ہیں یہاں تک کہ بہتوں کے خیال و گمان میں بھی نہیں ہوتا۔ کہ وہ سچے ہیں۔ بلکہ جو شخص ان کو دکھ دیتا اور لعنتیں بھیجتا ہے۔ وہ اپنے دل میں خیال کرتا ہے۔ کہ بہت ہی ثواب کا کام کر دیا ہے۔ پس ایک مدت تک ایسا ہی ہوتا رہتا ہے۔ اور اگر اس برگزیدہ پر بشریت کے تقاضا سے کچھ قبض طاری ہو۔ تو خدا تعالیٰ اس کو ان الفاظ میں تسلی دیتا ہے۔ کہ صبر کر جیسا کہ پہلوں نے صبر کیا اور فرماتا ہے۔ کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔ پس وہ صبر کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ امر مقدر اپنی مدت مقررہ تک پہنچ جاتا ہے۔ تب غیرت الٰہی اس غریب کے لئے جوش مارتی ہے۔ اور ایک ہی تجلی میں اعداء کو پاش پاش کر دیتی ہے۔ سو اول نوبت دشمنوں کی ہوتی ہے اور اخیر میں اس کی نوبت آتی ہے۔ (از اخبار الحکم ۶؍ مارچ ۱۸۹۸ء)

نیز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ چاہیئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں۔ کہ یہی وقت خدمت گذاری کا ہے۔ پھر بعد اس کے وہ وقت آتا ہے۔ کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں۔ تو اس وقت کے پیسہ کے برابر نہیں ہوگا۔ (از اخبار الحکم جلد ۷ نمبر ۳۲)

## گمشدہ لڑکا۔ یکصد روپیہ انعام

میرا لڑکا ظہور احمد عمر تقریباً پانچ سال۔ رنگ گندمی گلے میں سرخ رنگ کا مخملی کوٹ وکرتہ پرانا، پاؤں میں باٹا لا براؤن جوتا سفید شلوار۔ بال لمبے (سر پر پٹے) اور بھورے۔ ۱۴؍ نومبر ۱۹۴۷ء سے چوک دال گراں لاہور سے گم ہو گیا ہے۔ اگر کسی دوست کو اس کے متعلق علم ہو یا کسی نے لاوارث سمجھ کر رکھ لیا ہو۔ تو براہ کرم مندرجہ ذیل مقامات میں سے کسی ایک پر پہنچا کر ممنون فرمائیں۔ جو دوست بچہ کو لائیں گے۔ اُن کی خدمت میں علاوہ اخراجات کے مبلغ یکصد روپیہ بطور نذرانہ پیش کیا جائے گا۔ بچہ کو لانے یا اطلاع دینے کا پتہ:۔

(۱) بر مکان سید عبد الغفور عطار بدرسٹریٹ نزد ٹھنڈی کھوئی فلیمنگ روڈ لاہور (۲) تھانہ گوالمنڈی (۳) تھانہ نولکھا لاہور (منتظر) سید عبد الغفور عطار لائیڈ ونگ مال روڈ لاہور

## کہاں ہیں ـ !

مولوی ماسٹر برکت علی صاحب لدھیانہ کہاں ہیں۔ (۲) سید ظہور الحسن گیلانی۔ (۳) ناصر احمد ولد ڈاکٹر عبد الغفور عمر سات سال رنگ گورا چہرہ گول مقام رو [illegible] ضلع جالندھر کے حملہ میں گم ہو چکا ہے۔ عرصہ ۲½ ماہ کا ہو گیا ہے اس کی والدہ پریشان ہے۔ بمقام خاص بیج ضلع پشاور (حکیم فضل محمد احمدی جانب کوٹلے دھم) ڈاکٹر عبد الغنی صاحب احمدی سول ہسپتال بلب گڑھ سکھ بنیالہ لاہوری دروازہ۔ نزد کارخانہ ماسٹر اختر حسین رضوی۔ ملازم ڈاکخانہ محمد اقبال علی خاں صاحب مہاجر کنجپورہ ضلع کرنال (ا) ہمشیرہ کا کرم الٰہی عمر بیس سال قد درمیانہ رنگ گندمی بھر تقسیم گئی۔

میاں فضل الٰہی احمدی [illegible]

# مسلمانوں کی کامیابی کا راز

پروفیسر سیتا رام صاحب کوہلی ایم-اے گورنمنٹ کالج لاہور تحریر فرماتے ہیں:-

"یہ امر صاف طور پر واضح ہے۔ کہ مسلمانوں سے پہلے جتنی فاتح قومیں ہندوستان میں وارد ہوئیں۔ ان سب کو ہندوؤں نے اپنے مذہبی دائرے میں جذب کر لیا۔ اور آخر میں وُہ ہندوؤں کے سوشل اور کلچر میں خلط ملط ہو گئے۔ یونانی شک اور ہون وغیرہ جاتیوں کے فاتحوں نے یہیں بسنا شروع کر دیا۔ اور آخر میں ہندو سوسائٹی کے جزو بن گئے اسکی خاص وجہ یہ معلوم دیتی ہے۔ کہ ان لوگوں کے اپنے مذہبی عقائد اتنے مضبوط نہ تھے۔ کہ ہندوؤں کے عقائد کے سامنے کچھ دیر تک ٹھہر سکتے۔ مگر جب اہلِ اسلام ہندوستان میں بطور فاتح کے وارد ہوئے تو اُنہوں نے اپنی علیحدہ ہستی برقرار رکھی ان کا قرآن شریف پر اتنا مضبوط اعتقاد تھا۔ اور ساتھ ہی اپنے رسولؐ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اتنا ایمان تھا کہ وُہ اپنے ایمان کو ہندوؤں کے دھرم سے کئی درجہ اونچا سمجھتے تھے۔ انہیں خُدا کی وحدانیت پر یکا وشواش تھا۔ دوسری طرف ہندو سینکڑوں بلکہ کروڑوں دیوتاؤں کو اپنا پوجیہ دیوتا مانتے تھے نتیجہ یہ ہوا۔ کہ بجائے ہندو دھرم میں جذب ہو جانے کے مسلمانوں نے ہندوؤں کو اپنے اندر جذب کرنے کی کوشش کی۔"

(اخبار کرم ویر لاہور ۵ر نومبر ۱۹۳۳ء ملک کالم ۱)

مذکورہ بالا حوالہ پر سرسری نظر ڈالنے سے یہ صاف معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ ہندو قوم ہندوستان میں اسلام کی ابتدا سے ہی مسلمانوں کو اپنے اندر جذب کرکے ان کو ہندو دھرم کا جزو بنانے کے خواب دیکھ رہی ہے۔ اور ہندو قوم کو یہ معلوم ہو چکا ہے کہ مسلمانوں کو ہندو دھرم میں جذب نہ کر سکنے کا باعث اسلامی توحید، نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور قرآن شریف کی اتباع ہے۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ جب تک مسلمان ان تینوں باتوں پر عمل کرتے رہے اسوقت تک مسلمان دین و دنیا میں معزز رہے۔ افسوس ہے۔ کہ مسلمانوں کی کامیابی کا راز ایک دشمن اسلام پر کھل جاتا ہے۔ مگر مسلمان باوجود دُنیا کی ٹھوکریں کھانے کے ابھی تک اس راز کو سمجھنے سے پہلو تہی کر رہے ہیں۔ نہ صرف اس حقیقت کو پانے کی کوشش کرنے سے محروم ہیں۔ بلکہ خداوند تعالیٰ نے مسلمانوں کی کامیابی کی جو راہ بذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بتائی ہے اسکی مخالفت کرکے اپنے ہاتھوں سے اپنی تباہی کے سامان پیدا کر رہے ہیں۔ اسلئے مسلمانوں کو چاہیئے کہ وُہ سوچیں۔ اور غور کریں۔ کہ کیا وجہ ہے! کہ وُہ دن بدن ذلت اور پستی کے گہرے غار میں موٹر کی سی تیزی کیساتھ جا رہے ہیں۔ اس کی صاف اور سیدھی وجہ یہ ہے۔ کہ مسلمان خُدا اور خُدا کے رسولؐ اور قرآن کریم سے مُنہ موڑ چکے ہیں۔ اسلئے مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ وُہ اپنی کامیابی کے حصول کے لئے کسی ایسے انسان کا دامن پکڑیں۔ جو موجودہ تعلیم اور قرآن حکیم اور حدیث کے باہمی ٹکراؤ کو دُور کرنے کی قابلیّت اپنے اندر رکھتا ہو۔ اور ایک ہی وقت میں وُہ مذہب کی بھی صحیح ترجمانی کر سکتا ہو۔ اور دُنیا کے علوم سے بھی فائدہ اٹھائے اور انہیں مذہب کی روشنی میں سیکھنے کی قلوب میں اہلیت پیدا کر سکتا ہو۔ مسلمانوں کو خُدا کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔ اور سچے دِل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سلسلہ میں شامل ہو کر اسلام کو دُنیا میں چمکانے میں مدد دینا چاہیئے اس وقت مسلمانوں کی کامیابی کا واحد راز جماعتِ احمدیہ میں شمولیت ہے۔ اللہ تعالےٰ نے جماعت احمدیہ کو وُہ عظیم الشان خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ بنصرہ العزیز عطا فرمایا ہے جو علوم ظاہری و باطنی سے پُر ہے اور سخت ذہین و فہیم ہے اے مسلم بھائیو! یہ بات خود یاد رکھو کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ آپ لوگوں کا یہ فرض ہے۔ کہ آپ جماعت احمدیہ کے کام کو دیکھیں۔ اور اُس کو مفید پاکر اب مخالفت سے باز آجائیں۔ تا جلد از جلد اسلام کو نئے سرے سے سرسبز بنانے کے قابل بن سکیں۔ دشمن اسلام بھی یہ ماننے کیلئے مجبور ہو رہا ہے اور وُہ اقرار کرتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کی بےنظیر خدمت کی ہے۔ ملاحظہ ہو:-

"رشی دیانند اور منشی اندرمن کے زبردست اعتراضات کی تاب نہ لاکر مرزا غلام احمدؐ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے احمدیہ تحریک کو جاری کیا۔۔۔ احمدیہ تحریک کا زیادہ تر حلقہ کار مسلمانوں کے درمیان رہا ہے ان کے خیالات اور مسلمانوں کے خیالات میں زمین و آسمان کا فرق ہے مسلمان علماء نے آج تک ان کو مسلمان تسلیم نہیں کیا۔ وُہ ان کی نظروں میں ویسے ہی کافر ہیں۔ جیسے دیگر غیر مسلم لیکن اس جماعت کے کام نے مسلمانوں کے اندر حیرت انگیز تبدیلی پیدا کر دی ہے ...... اس تحریک نے مسلمانوں کے اندر اتحاد پیدا کر دیا ہے۔ مسلمان قرآن کے گرد جمع ہو گئے۔"

(اخبار آریہ ویر لاہور ۹ر اگست ۱۹۳۱ء صہ ۶)

اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ

"قادیانی جماعت نے علاوہ بیشمار مذہبی کُتب کے قرآن شریف کی اُردو میں ایک ضخیم تفسیر کئی جلدوں میں شائع کی ہے۔ اسلام کی تعلیم۔ سُنت اور تاریخ کو نئے ڈھنگ میں پیش کیا ہے جس سے تعلیمیافتہ مُسلم اس طرف کھچے جا رہے ہیں۔ آریہ سماج کیخلاف اگر کسی جماعت نے بم باری کی ہے تو وُہ یہی ہے۔"

(از رسالہ آریہ مسافر ماہ اپریل ۱۹۳۳ء صہ ۱۵)

بھائیو! سوچو۔ اور سمجھو کیا ابھی وُہ وقت نہیں آیا۔ کہ مسلمان اپنے رویہ پر غور کریں۔ اور مخالفت کو چھوڑ کر اب خُدا کی پیدا کردہ جماعت میں شامل ہو کر اسلام کو تمام ادیانِ باطلہ پر کامیاب کرنے میں ممد بنیں۔ خُدا کا کام یقیناً ہو کر رہے گا۔ کیونکہ خُدا کے کاموں کو کون روک سکتا ہے! جماعت احمدیہ باوجود مخالفت کے خُدا کے فضل و رحم کے ساتھ اسلام کو دُنیا میں چمکا رہی ہے۔ کیا مسلمانوں کیلئے یہ افسوس کا مقام نہیں ہے کہ بجائے جماعت احمدیہ کی مدد کرنے کے ابھی تک مخالف ہیں۔

خاکسار فتح محمد شرما عفی اللہ عنہ کراچی

---

۴ کئی ماہ استعمال کرتا رہا۔ تا آنکہ ماہ رمضان کی ایک سحری کو جب کہ میں نماز تراویح کے لئے مسجد مُبارک آیا۔ اور سحری وغیرہ سے فارغ ہو کر گیسٹ ہاؤس پہنچا۔ تو دیکھا چارپائی غائب۔

صبح جب آپ تشریف لائے۔ تو میں نے چارپائی کے گم ہو جانے کا ذکر کیا۔ جس پر آپ نے قطعی ملال ظاہر نہیں کیا۔ اور اسی دِن دوسری چارپائی کا انتظام کر دیا۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب کو خاندان نبوت سے والہانہ عشق تھا۔ بارہا میں نے مسجد مبارک کے قیام کے دوران میں دیکھا۔ کہ حضرت مولوی صاحبؓ نماز عشاء کے بعد دیر تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مسجد کی طرف کے دالان کے سامنے کھڑے ہو کر دُعا کرتے رہتے۔ اور کسی دِن بھی اس میں ناغہ نہیں ہوتا تھا۔ اب جبکہ آپ اس دنیا جاودانی سے رُخصت ہو کر خُلد آشیاں ہو گئے ہیں۔

ہماری دُعا ہے۔ کہ خُداوند کریم آپ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ اور آپ کی اولاد کا حامی و ناصر و کفیل ہو۔ اور ہماری سب کی یہی دُعا ہے۔ کہ خداوند کریم ہم سب کو نیکی اور رشد عمل فرما دے۔ آمین

ایں دُعا از من و از جہاں آمین باد

شیخ غلام مجتبیٰ احمدی کارکن دواخانہ نور الدین جودھا مل بلڈنگ۔ لاہور

# حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ کا ذکرِ خیر

وُہ ہستی جو سراسر مجسمہ حلم وحیا اور پیکر انکسار تھی۔ جس کا نفس نفس نیکی کا سرچشمہ تھا۔ افسوس موت کے ذریعے سے ہم سے جُدا ہو گئی۔ اِنّا لِلّٰہ واِنا الیہ راجعون

حضرت مولوی شیر علی صاحب کی ذات والاصفات تعریف و توصیف سے بالا ہے۔ لیکن اُذکروا موتکم بالخیر فرمان نبویؐ کے پیش نظر آپ کی حیات طیبہ کا ذکرِ خیر کرنا سراسر موجب ثواب ہے۔

جماعت احمدیہ کے لئے یہ سال (۱۹۴۷ء) ابتلاؤں کا سال ہے۔ اس سال کے چند ماہ میں جماعت احمدیہ کے متعدد برگزیدہ اصحاب اس دار فانی سے عالم جاودانی کو سُدھار گئے۔ سب سے پہلے حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب رحلت فرما گئے ـــــ بعدہٗ حضرت میر سید محمد اسماعیل صاحب نے اپنی جان جانِ آفریں کو سونپ دی۔

پھر ہنگامۂ ہجرت بپا ہو گیا۔ تو غریب الوطنی میں حضرت صوفی غلام محمد صاحب بی۔ اے نے پیغام اجل کو لبیک کہا۔ ان کے بعد حضرت مولوی شیر علی صاحب خُلد آشیاں ہو گئے۔ حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ اور دیگر بزرگان کی وفات اور ہجرت اتنے زبردست ابتلا ہیں۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب غُربا اور حاجت مندوں کی حاجت برآری کرتے رہتے تھے اور میرے خیال میں کسی بھی حاجت مند کو خالی ہاتھ واپس نہ لوٹاتے تھے۔ خاکسار راقم کو تین سال متواتر حضرت مولوی شیر علی صاحب کی مصاحبت نصیب ہوئی۔

خاکسار ۱۹۴۴ء میں جب پہلے پہل قادیان آیا۔ تو مسجد مُبارک میری فرودگاہ تھی۔ ایک رات جبکہ حضرت مولوی شیر علیؓ صاحب نماز عشاء سے فارغ ہو کر گھر تشریف لے جانے لگے۔ تو مجھے دفتر ترجمۃ القرآن انگریزی واقعہ گیسٹ ہاؤس کی چابی عنایت فرمائی۔ کہ وہاں سویا کرو۔ چنانچہ میں بشیر احمد صاحب خادم مسجد کے ہمراہ گیسٹ ہاؤس آگیا۔ اگلی صبح کو حضرت مولوی شیر علی صاحب تشریف لے آئے۔ اور مجھ سے خیریت طلب امور نہایت شفقت و مہربانی سے دریافت فرماتے رہے پھر از راہ تفنن طبع فرمایا۔ کہ آپکو چارپائی اپنے قد کے مطابق چاہیئے یا جیسی ہو۔ میں نے عرض کیا۔ کہ چارپائی اگر قد کے مطابق ہو۔ تا پیر نیچے نہ لٹکیں تو بہتر ہے چنانچہ آپ نے اسی وقت اپنے گھر سے ذاتی چارپائی جو خاصی لمبی اور اونچی تھی۔ منگوا دی۔ میں اس چارپائی کو ۴

## شیخ اعجاز احمد کو صدمۂ جانکاہ

یہ خبر انتہائی رنج و اندوہ سے پڑھی جائیگی کہ اُنیس دن کی مسلسل علالت کے بعد "جاوید منزل" میو روڈ لاہور میں ۳/ دسمبر کو ایک بجے بعد دوپہر شیخ اعجاز احمد صاحب (برادر زادۂ ڈاکٹر سر محمد اقبال) کے سیزدہ سالہ لختِ جگر خلیل احمد کا انتقال ہوگیا۔

اِنّا للّٰہِ وَ اِنّا الیہ راجعون

خلیل احمد مرحوم نہایت ذہین۔ طبّاع اور سعادت مند ہونے کی وجہ سے نہ صرف گھر میں ہر چھوٹے بڑے کی محبّت کا مرکز تھا۔ بلکہ شیخ صاحب کے اکثر احباب بھی اس سے خاص اُنس رکھتے تھے۔ ایسے ہونہار بیٹے کی جواں مرگی سے شیخصاحب اور مرحوم کے دیگر متعلقین کے دِل پر جو گزری ہوگی۔ اس کا اندازہ کرنا آسان نہیں۔

ابھی زیادہ عرصہ نہیں ہوُا۔ کہ شیخ اعجاز احمد کی ایک نہایت پاکیزہ سیرت نوجوان بیٹی نازلی بیگم فنا کے اسی راستہ سے گزری تھیں۔ اور ابھی اس دائمی مفارقت کا داغ تازہ تھا۔ کہ شیخ صاحب کو یہ دوسرا گھاؤ لگا باایں ہمہ شیخ صاحب نے اس موقعہ پر مرضیٔ مولیٰ از ہمہ اولیٰ کے مطابق خُدا کی مشیت کے سامنے انتہائی صبر طمانیت اور استقلال سے سر خم کرکے ثابت کر دیا۔ کہ مومن ایک ایسی چٹان ہے۔ کہ حادثات کا طوفان جس سے اپنا سر ٹکرا کر خود ہی پیچھے ہٹ جاتا ہے بالخصوص بیگم اعجاز احمد نے جس ضبط۔ صبر۔ تحمّل اور خاموشی سے خُدا کی یہ امانت خُدا کے سپرد کی۔ یقیناً وہ ہر دِل گُردے کا کام نہیں۔ ان کی اِس ایک عملی مثال نے حاضرین و حاضرات کے دِل و دماغ پر وہ خوشگوار اثر کیا۔ جو شاید درجن بھر کتابوں کا علم بھی نہ کر سکتا ہو۔ خداوند تعالےٰ ان سب کے مجروح دِلوں کا اندمال فرمائے۔ اور انہیں بے شمار خاص رحمتوں کا مورد بنائے آمین

شریکِ غم عبدالرشید تبسم بی۔ اے ۲۔ ۲۴ ماڈل ٹاؤن لاہور

## ضروری اطلاع

اخبار الفضل میں یہ اعلان ہوا تھا۔ کہ حفاظت مرکز کیلئے تا اطلاع ثانی کوئی دوست نہ آئے۔ احباب اس اعلان کو منسوخ سمجھیں۔ کیونکہ یہ اعلان پُرانا تھا۔ جو غلطی سے شائع ہوگیا۔ جو نئی ہدایات اُمراء اور پریذیڈنٹ صاحبان کو دو دنوں [illegible] ذریعہ دستی طور پر یا بذریعہ [illegible] دی گئی ہیں انپر عمل [illegible] احباب [illegible] تعاون فرمائیں۔

## عدم تشدّد کا ڈھونگ
### مانچسٹر گارڈین انگلستان کی حقیقت بیانی

(زجناب مسعود احمد صاحب بی۔ اے آنرز بی۔ ٹی)

مانچسٹر گارڈین نے حکومت ہند کی جونا گڈھ کے متعلق پالیسی کو ظلم و تشدّد کی ایک بیّن مثال بتاتے ہوئے فلسفۂ عدم تشدد پر ایک طنز آمیز نوٹ سپرد قلم کیا ہے۔ یہاں اس کا ترجمہ کیا جاتا ہے تا قارئین کرام اندازہ کرسکیں۔ کہ اغیار ہندوستان یونین کی جابرانہ پالیسی کو کس نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ مانچسٹر گارڈین نے شروع میں مندرجہ ذیل کہانی تحریر کی ہے

"ہندوستان میں ایک کہانی مشہور ہے۔ کہ ایک جہاں پرست سنیاسی عدم تشدد کو زندگی کا مقصد سمجھتا تھا۔ اور عوام کو اسی کی تعلیم دیا کرتا تھا۔ وہ اس قماش کا تھا۔ کہ انسان اور حیوان تو ایک طرف رہے نباتات کو بھی کسی قسم کی گزند پہنچنا اس کی طبیعت پر گراں گزرتا تھا۔ اتفاقاً ایک خودرو جنگلی جھاڑی اس قدر پھیل گئی۔ کہ اس کے لئے اپنے حجرے کے دروازہ سے نکلنا دشوار ہوگیا۔ مجبوراً اُس نے کسی ہتھیار سے اس جھاڑی کو صاف کرنا شروع کردیا دوسرے دن عجب واقعہ پیش آیا۔ کہ اس جھاڑی کو صاف کرتے ہوئے ایک زہریلا سانپ اسکے سامنے آن موجود ہوا۔ ناچار سنیاسی نے اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے اس سانپ کا خاتمہ کرڈالا۔ یہ اس عدم تشدد کے واعظ کا پہلا کارنامۂ تشدد تھا۔ جو نباتات کو گزند پہنچانے کے بعد ایک جانور کی موت کا باعث بنا۔ سوئے اتفاق سے وہ اگلے سال اپنے علاقے کا رئیس بنا دیا گیا پانچ سال کے عرصے میں لاکھوں بیگناہ انسانوں کا خون اس کی وجہ سے ہوا"

اس کہانی کو بیان کرنے کے بعد مانچسٹر گارڈین رقمطراز ہے۔ کہ:۔

"ہندوستان یونین کا سلوک جوناگڑھ کے ساتھ بعینہٖ اسی طرح کا ہے۔ تازہ ترین اطلاع مظہر ہے۔ کہ اس نے اپنی دو پلٹنیں جوناگڑھ کی سرحد پر بھیج دی ہیں۔ تاکہ نواب جوناگڑھ کی ہندو رعایا حکومت ہندوستان پر اعتماد کرے چاہے ریاست جوناگڑھ کتنی ہی معمولی ریاست کیوں نہ ہو۔ لیکن پھر بھی بلا وجہ بربریت خواہ وہ بزعم خود کسی خاص مصلحت کے ماتحت کی جائے۔ ایک ناواجب حرکت ہے۔ اور یہ ان دعاوی کے برعکس ہے جو مسٹر گاندھی اور پنڈت نہرو کی تعلیمات کا ماحصل سمجھے جاتے ہیں۔ ہندوستان کی جدید حکومت کے اس اقدام نے موجودہ حکومت کو اس قسم کی حکومت میں تبدیل کر دیا ہے۔ جو کسی زمانے میں کانگریس کے نزدیک ملعون تصور کیجاتی تھی۔"

(مانچسٹر گارڈین ۲۳/ اکتوبر ۱۹۴۷ء ہفتہ وار ایڈیشن)

یہ ہے گاندھی جی اور کانگریس کے عدم تشدد کا عروج کمال جس نے آج ترقیٔ معکوس کی صورت اختیار کرکے کانگریسی لیڈروں اور ناخدایان حکومت ہند کی باطنی ذہنیت کو فاش کر دیا ہے۔ یا پھر گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے۔ سردار پٹیل نے گاندھی جی کی عمارتِ اہنسا کو پاش پاش کر دیا ہے۔

اِس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

## نزاکتِ وقت
### ہماری ذمہ واریاں

ہندوستان اور پاکستان کے حالات آجکل قیامت کا نمونہ پیش کر رہے ہیں۔ ایسا بھیانک نظارہ آج ہمارے سامنے ہے۔ جسے ہم تصور میں بھی نہ لاسکتے تھے۔ یہ محض اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ جو غیر کے لئے عذاب بن رہا ہے۔ وہ ہمارے لئے ایک ابتلاء سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ اگر ہم اپنے ایمان پر ثابت قدم ہوں۔ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہم سے ہے۔ کہ

"ایّام الابتلاء و ایّام الاصطفاء"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اور یہی مقام مقام خوف ہے۔ ایک ہی واقعہ ایک قوم کے لئے عذاب بن جاتا ہے۔ اور دوسری کیلئے رحمت۔ ایک ہی حادثہ ایک قوم کو قعرِ جہنم میں دھکیل دیتا ہے۔ اور دوسری کو ساتویں آسمان کی بلندیوں تک بلند کر دیتا ہے۔ فرق صرف "ایمان" کا ہے۔ ایمان کی آنکھ "تباہ کن انقلاب" میں اپنے لئے ترقیات کے دروازے کھلے دیکھتی ہے۔ اور ایمان کا دِل خوشی خوشی ان دروازوں میں داخل ہوجاتا ہے۔ مصائب اور تکلیفوں کا زمانہ صبر، شکر۔ اور قربانی کے جذبات کو اُبھارتا ہے۔ سونا آگ میں پڑ کر کندن بنتا ہے۔ ابتلاء کا زمانہ مومن کے لئے اصطفاء کا زمانہ بن جاتا ہے۔ قرب الٰہی کی راہیں اس پر کھول دی جاتی ہیں۔ خُدا تعالےٰ کی رحمتیں اس پر بارش کی طرح نازل ہوتی ہیں۔ اور وہ خدا تعالیٰ کا اور بھی محبوب بن جاتا ہے۔

پس ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم وقت کی نزاکت کو سمجھیں۔ اور دین کی راہ میں خندہ پیشانی کے ساتھ ہر قسم کی قربانی کرنیکو تیار ہوجائیں اور ہمارا خُدا ہمیں بخیل، بُزدل یا غدار نہ پائے۔ اور ابتلاء کی یہ آگ ہماری خوبیوں کو ظاہر کرنے والی ہو۔ نہ کہ ہمارے عیوب کو۔ اور ہمارا رب ہم سے پہلے سے بھی زیادہ محبت کرنے لگے۔ اور اس کا کلمہ پہلے سے بھی زیادہ بلند ہو۔

ہم خدام کیلئے ضروری ہے۔ کہ ہم اپنی تنظیم کو مکمل کریں۔ اپنی ہمتوں کو بلند کریں۔ اپنی کمروں کو کس لیں۔ اور اس نازک وقت میں جماعت کے بوجھ کو زیادہ سے زیادہ اپنے کندھوں پر لیں۔ اگر ہم اس وقت جھجکے یا پیچھے ہٹے۔ تو ہم سے زیادہ بدبخت دُنیا میں کوئی نہ ہوگا۔ اگر اس وقت خندہ پیشانی سے ہم نے مصائب کو جھیلا۔ جماعت کے بوجھ کو اُٹھایا۔ اور اعداء کے مقابلہ کے لئے (خدا تعالےٰ کے فضل پر بھروسہ رکھتے ہوئے) ہمت اور استقلال اور بشاشت سے صف آراء ہوئے۔ تو ہم سے زیادہ خوش قسمت بھی اور کوئی نہ ہوگا۔ اور یہ ایام ابتلاء حقیقی طور پر ہمارے لئے ایام اصطفاء بن جائینگے۔ اے خُدا تو ایسا ہی کر۔ وباللّٰہ التوفیق

خاکسار مرزا ناصر احمد صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔

## اخبار "وفادار" سکندر آباد

احباب یہ سُن کر خوش ہوں گے۔ کہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی سکندر آباد (دکن) سے ایک اخبار "وفادار" کے نام سے جاری کر رہے ہیں۔ جو گویا "الحکم" کا ایک نیا ایڈیشن ہوگا۔

احباب کو بالخصوص "الحکم" کے پُرانے خریداروں کو تحریک کی جاتی ہے کہ وہ اخبار کے خریدار بنکر حضرت شیخ صاحب کے ساتھ تعاون فرمائیں۔

## لجنہ اماء اللہ کا جلسہ ملتوی

بعض وجوہات کی بناء پر جلسہ مستورات جو کہ ۷/ دسمبر بروز اتوار رتن باغ میں ہونا تھا ملتوی کیا جاتا ہے۔ اگلے جلسہ کا اعلان پھر کیا جائے گا۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

## دُعائے مغفرت

جہلم سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ میرے خُسر حضرت مرزا محمد اشرف صاحب کی وفات سے ایک ہفتہ بعد میری خوشدامن صاحبہ کا بھی انتقال ہوگیا ہے۔ اِنّا للّٰہ و اِنّا الیہ راجعون مرحومہ رات کے وقت مکان کی دوسری منزل کی سیڑھیوں سے اچانک گر پڑیں۔ جس سے سر میں شدید چوٹیں آئیں اور ۲۳ گھنٹے [illegible] کے بعد اپنے مالک حقیقی سے جا ملیں احباب اُنکی مغفرت اور بلندیٔ درجات کیلئے دُعا فرمائیں خاکسار محمد یعقوب [illegible]

# اگر ہم نے غفلت سے کام لیا تو دیگر مسلمان ریاستوں میں بھی کشمیر کے سے حالات پیدا ہو جائیں گے۔

## حضور نظام حیدرآباد پر قاتلانہ حملہ

### آپ بال بال بچ گئے

حیدرآباد دکن ۵ دسمبر۔ حیدرآباد کے فرمانروا حضور نظام پر ایک دیسی بم پھینکا گیا جبکہ آپ موٹر میں اپنے محل سے جا رہے تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ۴ بجے شام کے قریب ان کی موٹر محل سے نکل کر تھوڑی دور گئی تھی کہ ایک آدمی نے جو سڑک پر کھڑا تھا۔ ایک بم موٹر پر پھینکا۔ مگر موٹر آگے نکل گئی۔ اور بم سڑک پر گر پڑا۔ اس کے پھٹنے سے ایک بڑا دھماکا ہوا۔ گو حضور نظام بال بال بچ گئے مگر پانچ آدمی جو سڑک پر کھڑے تھے زخمی ہو گئے۔ پولیس نے مجرم کے پاس سے دو اور بم پکڑے۔ ملزم کو چند عربوں نے پکڑ لیا۔ جو اس کو اپنی تلواروں سے ٹھیک کرنا چاہتے تھے۔ حضور نظام نے اپنی موٹر رکوائی۔ اور عربوں سے لیکر ملزم کو پولیس کے حوالہ کر دیا۔

بعد کی اطلاع مظہر ہے کہ مجرم کا نام نرائن ہے اور وہ حیدرآباد کا باشندہ نہیں ہے۔ بلکہ کسی کام کے لئے ریاست میں آیا تھا (ا-پ)

## برما کا آزادی بل آخری مراحل میں

لنڈن ۵ دسمبر۔ آج دارالامراء میں برما بل کی تیسری قرأت ہوئی۔ اس بل کی رو سے برما کلی طور پر آزاد ہو جائیگا۔ بل پر حضرت ملک معظم کے دستخط ہونے والے ہیں۔ پھر یہ قانونی حیثیت اختیار کریگا۔

دارالامراء میں یہ بل پہلے ہی پاس ہو چکا ہے سیلون کے بل کی دوسری قرأت دارالعوام میں ہو چکی ہے۔ تیسری قرأت اور ملک معظم کی منظوری کے بعد سیلون بھی آزاد ہو جائیگا۔ آج دارالعوام میں وزیراعظم سیلون کو مبارک باد کے پیغامات دئے گئے۔ (رائٹر)

## پٹھانوں کو کشمیر کی جنگ آزادی کو اپنی جنگ تصوّر کرنا چاہیئے

### محاذ کشمیر سے محسودی سردار بادشاہ گل کا پیغام

پشاور ۵ دسمبر۔ محسودی قبیلہ کے مشہور لیڈر خان بادشاہ گل نے کشمیر کے محاذ جنگ سے ایک بیان جاری کرتے ہوئے کہا۔ اسلام کا یہ حکم ہے کہ یہاں تمہارے کسی مسلمان بھائی پر ظالمانہ طور پر حملہ ہو تو تمہارا فرض ہے کہ فوڑا وہاں پہنچ کر ظالم کا مقابلہ کرو۔ اس لئے میں آج تمام مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ کشمیر کے بدقسمت مسلمانوں کو ظالم سکھ اور ڈوگروں کے پنجۂ ظلم سے نجات دلانے کے لئے فوڑا کمر ہمت باندھ لیں اور محاذ کشمیر پر آکر داد شجاعت دیں۔ میں خاص طور پر پٹھانوں اور قبائلی جرگوں کے سرداروں کو انتباہ کرتا ہوں کہ اگر انہوں نے بروقت ان ظالمانہ کارروائیوں کے انسداد میں حصہ نہ لیا جو ہندو اور سکھ کشمیر کے مسلمانوں کے خلاف کر رہے ہیں۔ تو کشمیر کے واقعات کا چترال۔ ڈمر۔ سوات اور دیگر آزاد سرحدی ریاستوں میں بھی اعادہ ہوگا۔ اور ہمارے بچے اور عورتوں کو بھی انہی حالات کا سامنا کرنا پڑیگا۔ جو کشمیر کے مسلمانوں کو ان دنوں پیش آ رہے ہیں۔ لہذا پٹھانوں کو کشمیر کی جنگ آزادی کو خود اپنی جنگ تصوّر کرنا چاہیئے۔ آخر میں بادشاہ گل نے سرحد کے مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے ان سے خاص طور پر اپیل کی کہ وہ جنگ کشمیر کی اہمیت اور نزاکت کو اچھی طرح محسوس کریں اپنے تمام اختلافات ختم کر دیں اور اپنے کشمیری بھائیوں کی مدد کرنے کے لئے ہر قربانی پیش کریں۔ (ا-پ)

## انگریز فلسطین کو کب خالی کرینگے؟

واشنگٹن ۵ دسمبر۔ یہاں کے باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ حکومت برطانیہ اگلے ماہ مئی میں فلسطین کا انتظام حکومت مجلس اقوام کی کمیٹی کے سپرد کر دیگی اور اس وقت سے انگریزی فوجیں فلسطین کو خالی کرنا شروع کر دیں گی اور ماہ اگست تک یہ کام ختم ہو جائیگا (رائٹر)

## ریاستوں کی سیاسی حالت پر غور و خوض

کلکتہ ۴ دسمبر۔ ایسٹرن سٹیٹس ایجنسی کا منگا جلسہ یہاں پر شروع ہے۔ اگرچہ میٹنگ کا سرکاری طور پر ایجنڈا معلوم نہیں ہو سکا مگر خیال ہے کہ تمام ریاستوں کی سیاسی حالت پر غور کیا جائیگا۔ اور امید ہے کہ اس گفتگو پر بھی غور و خوض ہوگا جو انہوں نے انڈین یونین کی سٹیٹ کمیٹی سے کی ہیں (ا-پ)

نئی دہلی ۵ دسمبر۔ مسز وجے لکشمی پنڈت جو جمعیت اقوام میں ہندوستانی وفد کی لیڈر تھیں آج شام بمبئی سے دہلی پہنچ گئیں۔ (ا-پ)

## ہندوستان ہر سال بیس ہزار موٹریں تیار کریگا

نئی دہلی ۵ دسمبر۔ ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی نے آج انڈیا پارلیمنٹ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ موٹر سازی کے تین کارخانے کھولے جا رہے ہیں۔ دو بمبئی میں اور ایک کلکتے میں۔ حکومت ان کارخانوں کو جگہ اور سامان مہیا کرنے میں مدد دیگی۔ خیال ہے کہ ان کارخانوں میں سالانہ قریبًا بیس ہزار موٹریں تیار ہونگی (ا-پ)

## وزیراعظم برما کی گاندھی جی سے ملاقات

نئی دہلی ۵ دسمبر۔ برما کے وزیراعظم، وزیر خارجہ اور پاکستانی ہائی کمشنر نے مسٹر گاندھی سے آج ملاقات کی۔ گاندھی جی نے امید ظاہر کی کہ برما آزادی ملنے کے بعد حالات کو اچھی طرح سلجھائیگا۔ وزیراعظم نے گاندھی جی کو برما آنے کی دعوت دی۔ گاندھی جی نے کہا کہ برما جانے سے خوش ہونگا مگر پہلے ہندوستان کے حالات درست ہونے ضروری ہیں۔ (ا-پ)

## میڈیکل اسسٹنٹ کا انتخاب

لاہور ۴ دسمبر۔ آج مجلس انتخاب نے جس میں بیگم لیاقت علی خان۔ بیگم شاہنواز۔ مس ماکونن بیگم منظفر۔ بیگم حامد۔ بیگم سید حبیب اللہ۔ اے۔ ایم۔ کے بلغاری اور لیفٹیننٹ کرنل ایس۔ ایم۔ کے ملک شامل تھے۔ انسپکٹر جنرل آف سول ہسپتال کے دفتر میں میڈیکل اسسٹنٹ برائے ریفیوجی ہاسپٹل ۱۶ لڑکیوں کا انتخاب کیا۔ (ا-پ)

## اگر ہمیں کوئی جنگ کیلئے بلائے تو ہم تیار ہیں

### راجہ غضنفر علی کا بیان

لاہور ۵ دسمبر۔ مسٹر غضنفر علی خان وزیر صحت پاکستان نے ماسٹر تارا سنگھ کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایک جنگی بیان ہے جو دماغی خلل کا نتیجہ ہے۔ اور ایسے شخص کے الفاظ ہیں جو دونوں ملکوں ہندوستان اور پاکستان کو تباہ کرنے پر تلا ہوا ہے۔ آپ نے کہا کہ دونوں حکومتیں ابھی فرقہ وارانہ فسادات کے نقصان سے اچھی طرح فارغ نہیں ہوئیں اور دونوں میں سے کوئی بھی جنگی بوجھ اٹھانے کے قابل نہیں ہے۔ پاکستان کی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے آپ نے کہا پاکستان ہندوستان سے صلح اور دوستی چاہتا ہے۔ نیز پاکستان ہندوستان کو نقصان دے کر خوشحال ہونا نہیں چاہتا۔ ہم اپنی حدود کو بیرونی خطرات سے آنکھیں بند کر کے نہیں بڑھا سکتے۔ البتہ اگر کوئی ہم کو جنگ کے لئے للکارے تو ہم اس کے چیلنج کو قبول کرنے کے لئے ہر طرح تیار ہیں۔ آپ نے کہا کہ ایسے لوگ دونوں ملکوں کے امن کو خراب کرنے والے ہیں جو اب قائم ہو رہا ہے۔ اور پاکستان اور ہندوستان کے اختلافات صلح کن طریق سے دور ہو رہے ہیں۔ اسلئے حکومت ہندوستان اپنے ملک پر احسان کریگی۔ اگر ایسے غیر ذمہ دارانہ اور زہریلے بیانات کی اشاعت کو بند کر دے (ا-پ)

## ترقی پسند مصنفین کا جلسہ

لاہور ۵ دسمبر۔ آج شام ترقی پسند مصنفین کا جلسہ زیر صدارت مولانا عبدالمجید سالک منعقد ہوا۔ جس میں اہم قراردادیں پاس ہوئیں۔ ایک قرارداد میں ہندوستان اور پاکستان کی باہمی کشمکش پر اظہار افسوس کرتے ہوئے دونوں ملکوں سے درخواست کی گئی کہ وہ باہمی اختلافات کو جلد رفع کرنے کی کوشش کریں۔ اور ایک قرارداد میں پاکستان کے عوام میں تعلیم عام کرنے کا حکومت سے مطالبہ کیا گیا۔ (او-پی-آئی)

لاہور ۵ دسمبر مغربی پنجاب کی حکومت نے پناہ گزین کیمپوں کے ہسپتال میں کام کرنے کیلئے رضا کار عورتوں کی بھرتی کے واسطے ایک بورڈ مقرر کیا ہے۔ کل بورڈ کی پہلی میٹنگ ہوئی جس میں متعدد عورتیں منتخب کی گئیں۔ بورڈ کی صدر بیگم لیاقت علی خان ہیں اور بیگم شاہنواز اور لفٹننٹ کرنل ملک انسپکٹر جنرل آف سول ہاسپٹل اس کے ممبر ہیں۔ دوسری میٹنگ ۹ دسمبر کے روز انسپکٹر جنرل آف سول ہاسپٹلز کے دفتر میں ہوگی۔ (او-پی-آئی)

کراچی ۵ دسمبر۔ گندم کی بچت کے پیش نظر حکومت سندھ نے راشن والے علاقہ میں گندم کے راشن میں کمی کر دی ہے۔ یعنی فی ہفتہ دو سیر دس چھٹانک کی بجائے ایک سیر بارہ چھٹانک کر دی ہے۔ (ا-پ)

# تقسیم فلسطین کے فیصلہ کا ردّ عمل وہ جوش وخروش ہے جو مراکو سے لیکر ترکستان اور مشرق بعید میں انڈونیشیا تک اُمنڈا ہُوا دکھائی دیتا ہے

## مسلمان طاقت سے مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں!

### سکرٹری عرب لیگ کا بیان

فلسطین ۵ ردسمبر۔ عبدالرحمٰن عظام پاشا سکرٹری عرب لیگ نے ... ۷ طلبار کے مجمع کو بتایا کہ اب ہر جگہ مسلمان طاقت کا طاقت سے مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں ہم لوگ یہودیوں کی غلامی سے موت کو ترجیح دیں گے۔ رائٹر کا نامہ نگار تقسیم فلسطین رقمطراز ہے کہ فلسطین میں عربوں اور یہودیوں کی لڑائی میں اسوقت تک ۲۰ یہودی اور ۱۵ عرب مر چکے ہیں

## تقسیم فلسطین کے خلاف عربوں کے مظاہرے

فلسطین ۵ ردسمبر۔ آج مشتعل عربوں نے سکندریہ۔ قاہرہ اور بغداد میں کئی یورپین عمارات پر پولیس کی شدید مزاحمت کے باوجود حملہ کر دیا۔ اسی اثنا میں مصر کی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ تقسیم فلسطین کے خلاف کوئی اجتماعی کارروائی برداشت نہ کی جائیگی اور آئیندہ حکومت اسے سختی سے دبا دیگی۔ اس اعلان کے بعد عرب لیگ نے اپنے وسیع تخریبی پروگرام کو کسی اگلے روز پر ملتوی کر دیا۔ (رائٹر)

## اغوا شدہ عورتوں کی تلاش

لاہور ۵ دسمبر۔ دونوں حکومتوں کی پولیس اغوا شدہ عورتوں کو واپس لانے کی کوشش میں سرگرم ہے۔ چنانچہ کل مشرقی پنجاب کی پولیس نے ایک مسلمان عورت معہ تین بچوں کے پاکستان پولیس کے حوالہ کی۔ اس کے مقابلہ میں پاکستان کی پولیس نے ایک عورت اور تین بچے مشرقی پنجاب بھیجے۔ (ا۔پ)

## مسلم لیگ کا مستقبل

کلکتہ ۱۹ ردسمبر۔ مسلم لیگ صوبہ بنگال کی مجلس عاملہ کے ایک غیر معمولی جلسہ میں آل انڈیا مسلم لیگ کے مستقبل کے متعلق غور کیا گیا۔ جلسہ کی صدارت مولانا اکرم خان پریذیڈنٹ بنگال مسلم لیگ نے کی۔ جلسہ میں اس خیال کو اہمیت دی گئی کہ اس نازک موقعہ پر ایسی جماعت کا ختم کر دینا مسلمانان ہندوستان کے لئے خودکشی ہے۔ اس قسم کا ایک ریزولیوشن بھی آئیندہ میٹنگ میں مرتب کیا جائیگا۔ جلسہ میں مشرقی بنگال کے وزراء مسٹر نورالامین۔ چوہدری حمید الحق اور مسٹر حمید اللہ بہار نے بھی شرکت فرمائی۔ (ا۔پ)

## حیدرآباد دکن کی عبوری حکومت

حیدرآباد دکن ۵ دسمبر۔ مسٹر لئیق علی وزیر اعظم حیدرآباد نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ وہ عبوری حکومت جس کی تشکیل کا حضور نظام نے حکم صادر فرمایا ہے اگلے چند روز میں منصۂ شہود پر آجائے گی آپ نے فرمایا۔ میری یہ زبردست کوشش ہے کہ صرف ان لوگوں کو حکومت میں لیا جائے۔ جو صحیح معنوں میں عوام کے نمائندے اور ملک کے بہی خواہ ہوں۔

(او۔ پی۔ آئی)

## کشمیر میں ہندوستانی فوج کی سرگرمی

نئی دہلی ۵ ردسمبر۔ ہندوستان کے محکمہ دفاع کا ایک اعلان مظہر ہے کہ پچھلے چوبیس گھنٹوں میں ہندوستانی فوج کے دستے میرپور اور کوٹلی کے علاقہ میں سرگرم رہے اور انہوں نے کئی مقامات پر حملہ آوروں کی مزاحمت کو روکا۔ اسی اثنا میں رائل انڈین ایرفورس کے جہاز بھی محو پرواز رہے (ا۔پ)

## مصر کا تجارتی وفد

کراچی ۵ ردسمبر۔ پاکستان اور مصر کے درمیان تجارتی اور صنعتی تعلقات بڑھانے کے لئے حکومت مصر کا ایک وفد آج یہاں پہنچا۔ وفد کے قائد مسٹر محمد محبوب رشیدی ہیں۔ وفد نے وزیر تجارت پاکستان سے ملاقات کی۔ (ا۔پ)

## مشہور کانگرسی لیڈر کی گرفتاری

کراچی ۵ ردسمبر۔ حکومت سندھ نے ڈاکٹر رتن مل گوردنت مشہور کانگرسی لیڈر کو پبلک سیفٹی آرڈیننس کے ماتحت گرفتار کر لیا ہے معلوم ہوا ہے کہ ملزم نے اے۔ کلاس کا مطالبہ کیا ہے اور اس اثنا میں بھوک ہڑتال کر رکھی ہے۔ (ا۔پ)

## تقسیم فلسطین کے فیصلہ نے مجلس اقوام متحدہ کے وقار کو گرا دیا ہے

### جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان کا بیان۔

کراچی ۵ ردسمبر۔ جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں جو مجلس اقوام متحدہ میں پاکستانی وفد کے قائد تھے بذریعہ ہوائی جہاز آج کراچی پہنچے۔ آپ نے اخباری نمائندوں کو بیان دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ تقسیم فلسطین کے فیصلہ کا ردّ عمل وہ جوش وخروش ہے جو مراکو سے لے کر ترکستان اور مشرق بعید میں انڈونیشیا تک امڈا ہُوا دکھائی دیتا ہے۔ خصوصاً ممالک عرب نہایت درجہ پُر از غیظ وغضب ہیں اور ان کو غضبناک تحریکات سے باز رکھنا حکومت کے لئے کار دارد ہے آپ نے مزید فرمایا کہ درحقیقت تقسیم فلسطین کا فیصلہ کر کے مجلس اقوام متحدہ نے اخلاقی حیثیت سے اپنے وقار کو گرا دیا ہے۔ نئے انداز اور نرالے ڈھنگ اختیار کئے جانے کے باوجود مجلس اقوام نے واضح کر دیا ہے کہ آج بھی سیاست کے میدان میں طاقت کا ہی دور دورہ ہے (ا۔پ)

## ہندوستان آئندہ جنگ میں غیر جانبدار نہیں رہ سکتا

### مولانا حسرت موہانی کا بیان

دہلی ۵ ردسمبر۔ مولانا حسرت موہانی نے ہندوستان اسمبلی میں آئندہ ہولناک جنگ اور ہندوستان کی پالیسی پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں کسی صورت میں نہیں مان سکتا کہ آئندہ جنگ میں ہندوستان غیر جانبدار رہیگا۔ زمانہ اس عجیب انداز سے کروٹ بدل رہا ہے کہ کوئی ملک آنیوالی جنگ سے باہر نہیں رہ سکیگا۔ ایک غیر جانبدار ہندوستان گذشتہ جنگ کے ایران کے مشابہ ہوگا۔ اس وقت دنیا میں دو مختلف نظریے بروئے کار ہیں۔ ایک ما قومیت کا اور دوسرا اشتراکیت کا۔ ہندوستان کے لئے لازمی ہے کہ وہ دونوں میں سے کسی ایک کو اپنائے۔ ہندوستان کے رجحانات امریکہ اور انگلستان کی سرمایہ داری کی نسبت سوویٹ روس کی اشتراکیت کے زیادہ قریب ہیں۔ ہندوستان کے خارجی تعلقات کو قائم کرتے ہوئے ان حقائق کا پیش نظر ہونا نہایت ضروری ہے۔ (ا۔پ)

## اغوا شدہ عورتوں کی واپسی کیلئے اہم تجاویز

لاہور ۵ ردسمبر۔ پاکستان اور ہندوستان کے نمائندگان کی ایک میٹنگ ۶ دسمبر کو لاہور میں زیر صدارت راجہ غضنفر علی خان منعقد ہوگی جس میں دونوں ملکوں کی اغوا شدہ عورتوں کو واپس بلانے کی تجاویز پر غور کیا جائیگا (ا۔پ)

## ایک غلط خبر کی تردید!

دہلی ۵ ردسمبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف انڈیا کے نمائندے کا بیان ہے کہ ڈیفنس ڈیپارٹمنٹ آف انڈیا کی اطلاعات کے مطابق پریس کی شائع شدہ خبر کہ ہندوستانی فوج کو ٹریننگ کے لئے جرمن آفسرز رکھے جائیں گے بالکل بے بنیاد ہے۔ اے۔ پی۔ آئی کے نمائندے نے مزید کہا کہ مجھ کو معلوم ہوا ہے کہ جنرل کری آپا حال ہی میں جرمنی گئے تھے لیکن آپ کا مقصد انڈین ملٹری مشن سے ملاقات کرنا تھا۔ تاہم یہ خیال ضرور کیا جاتا ہے۔ کہ ہندوستانی حکومت جرمن سائنسدانوں اور ماہرین صنعت وحرفت کو دعوت دے کر ان کی خدمت حاصل کرنا چاہتی ہے خصوصاً اسلحہ بنانے میں ان کی ضرورت کو محسوس کیا جاتا ہے۔ لیکن یہ لوگ ڈیفنس سروس کے ممبر شمار نہیں کئے جائیں گے۔ (ا۔پ)

## مظلوم فلسطین سے بے رُخی

### انڈین اسمبلی میں ایک مطالبہ

دہلی ۵ ردسمبر۔ ہندوستان اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر ایچ۔ دی کماتھ نے کہا کہ ہندوستان کو قیام امن کی جدوجہد میں ضرور حصّہ لینا چاہیئے۔ لیکن تجاویز امن انتقامی بنیاد پر نہ ہوں۔ بلکہ دائمی امن ان کا مقصد ہونگی۔ آپ نہیں چاہتے کہ ہندوستان فلسطین کے مسئلہ میں دخل دے اور اس گتھی کو سلجھانے کی کوشش کرے جو تقسیم فلسطین کے فیصلہ کے رو سے درپیش ہے۔ (ا۔پ)